الهندواني: الفعل حال النزول والترك حال السير، وقيل: يصلي سنة الفجر خاصةً، وقيل: سنة المغرب أيضاً، وفي التجنيس: والمختار أنه إن كان حال أمن وقرار يأتي بها؛ لأنها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج، وإن كان حال خوف لايأتي بها؛ لأنه ترك بعذر اهـ.'' فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر:144010200043 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

عورتوں کا مسلمان یا غیر مسلم عورتوں سے پارلر سروسز لینا

(ویکس کروانا، بال رنگوانا، مساج و مالش کروانا، وغیرہ)

سوال:

❶-آج کل جو عورتیں بالوں کو رنگ لگاتی ہیں یا ویکس کے ذریعہ جسم سے غیر ضروری بال ہٹاتی ہیں، یا مالش کرتی ہیں، وہ عیسائی عورتیں ہوتی ہیں، کچھ عورتیں گھروں میں آنے والی عورتیں شریف ہوتی ہیں، ان کے گھروں میں شوہر بچے ہوتے ہیں، تو کیا اُن سے بال رنگوا سکتے ہیں؟ یا ستر ڈھانک کر پاؤں کے گھٹنے سے نیچے یا بازوؤں سے یعنی ہاتھوں کے بال نکلوا سکتے ہیں؟

❷-جو عورتیں ہمارے گھروں میں خادمہ ہیں، جیسے ماسیاں، ان سے سخت پردہ یعنی ہر وقت ہی دوپٹہ سر پر ہو تو بہ ظاہر ممکن نہیں ہوتا، تو کیا اس کی اجازت ہے کہ ہم صحیح پردہ نہ بھی کریں تو ٹھیک ہے؟

❸-اگر مسلمان عورت ہو تو کیا اس سے مالش کروا سکتے ہیں؟ عام دنوں میں اور خاص طور پر بچہ پیدا ہونے کے بعد ستر کو چھپالیں، مگر ہاتھ اندر کر کے وہ ستر والے حصوں کی مالش کر دے بغیر کپڑا یا دستانہ کے؟

❹-گدے پر یا بڑے قالین پر اگر پیشاب ہو جائے تو تین بار دھونا ہی ہوگا یا صرف کپڑے سے اچھی طرح صاف کرلیں اور سکا دیں تو کافی ہوگا؟

الجواب باسم ملهم الصواب

❶-خواتین کے لیے جسم کے غیر ضروری بالوں کو ویکس کے ذریعہ یا پاؤڈر وغیرہ سے صاف کرنا جائز ہے، البتہ ان بالوں کو نوچ کر نکالنا مناسب نہیں، کیوں کہ اس میں بلا وجہ اپنے جسم کو اذیت دینا ہے، البتہ اگر بلا تکلیف آسانی سے نوچ کر نکالے جاسکتے ہوں تو یہ زیادہ مناسب ہے۔ باقی عورت کا اعضاء مستورہ کے علاوہ غیر ضروری بالوں کو کسی دوسری مسلمان عورت سے صاف کروانا بھی جائز ہے، لیکن ستر والی جگہ کے غیر ضروری

بالوں کو کسی دوسری عورت سے صاف کروانا جائز نہیں ہے، خود صاف کرنا ضروری ہے۔

اور مرد و عورت دونوں کے لیے بالوں کو خالص سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں سے رنگنا اور رنگوانا، جائز ہے۔ لیکن عیسائی، یہودی، مشرکہ عورتوں سے یہ دونوں کام کروانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ مسلمان عورت کو ان سے پردہ کرنے کا حکم ہے، کافر عورتوں کے سامنے مسلمان عورت صرف چہرہ کھول سکتی ہے۔

❷- عورت کے لیے نامحرم سے پردہ فرض ہے، اور اس کا اہتمام ہر حال میں ضروری ہے۔

❸- مسلمان عورت کے لیے دوسری مسلمان عورت سے ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت حصہ کو چھپانا فرض ہے، لہٰذا اس حصہ کا کسی عورت سے بغیر ضرورتِ شرعیہ کے مالش کروانا جائز نہیں ہے، خواہ یہ حصہ کھلا ہوا ہو، یا چھپا ہوا ہو، البتہ اس کے علاوہ حصے کی مالش کرواسکتی ہیں۔

❹- گدا یا قالین جس کو نچوڑنا مشکل ہو، اگر ناپاک ہوجائے، تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بار دھو کر رکھ لیا جائے، جب قطرے ٹپکنے بند ہوجائیں، تو دوبارہ دھویا جائے، پھر اسی طرح تیسری بار، اور اگر نل کے نیچے رکھ کر اتنا دھویا جائے کہ اطمینان ہوجائے کہ نجاست نکل گئی ہوگی، تب بھی پاک ہوجاتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ گدا/ قالین کو تین مرتبہ کسی پاک کپڑے سے اچھی طرح پونجھ لیا جائے اور ہر مرتبہ پونجھنے سے پہلے اس کپڑے کو صاف پاک پانی سے دھو لیا جائے، تو تین مرتبہ اس طرح اچھی طرح پونجھ لینے سے وہ ناپاک حصہ پاک ہوجائے گا۔ قرآن کریم میں ہے:

’’يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ‘‘ (الاحزاب:۵۹)

’’شعب الإيمان‘‘ میں ہے:

’’عن الحسن، قال: و بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " لعن الله الناظر والمنظور إليه.‘‘

(شعب الإيمان، فصل في الحمام: رقم:۷۳۹۹، ج:۱۰، ص:۲۱٤، مكتبة الرشد)

’’سنن ابوداوٗد‘‘ میں ہے:

’’عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون قوم يخضبون في آخر الزمان بالسواد كحواصل الحمام، لا يريحون رائحة الجنة.‘‘

(أبوداؤد، باب ما جاء في خضاب السواد، ج:٤، ص:۸۷، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت)

’’فتاویٰ شامی‘‘ میں ہے:

’’(والذمية كالرجل الأجنبي في الأصح، فلا تنظر إلى بدن المسلمة) (قوله فلا تنظر إلخ) قال في غاية البيان وقوله تعالى {أَوْ نِسَائِهِنَّ} [النور:۳۱] - أي

الحرائر المسلمات، لأنه ليس للمؤمنة أن تتجرد بين يدي مشركة أو كتابية اهـ ونقله في العناية وغيرها عن ابن عباسؓ، فهو تفسير مأثور وفي شرح الأستاذ عبد الغني النابلسي على هدية ابن العماد عن شرح والده الشيخ إسماعيل على الدرر والقرر : لا يحل للمسلمة أن تنكشف بين يدي يهودية أو نصرانية أو مشركة إلا أن تكون أمة لها كما في السراج۔''

(فصل في النظر و اللمس ،ج:٦ ، ص:٣٧١، ط : سعيد)

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''(قوله والنامصة إلخ) ذكره في الاختيار أيضا وفي المغرب: النمص: نتف الشعر ومنه المنماص المنقاش اهـ ولعله محمول على ما إذا فعلته لتتزين للأجانب، وإلا فلو كان في وجهها شعر ينفر زوجها عنها بسببه، ففي تحريم إزالته بعد، لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين إلا أن يحمل على ما لاضرورة إليه لما في نتفه بالمنماص من الإيذاء. وفي تبيين المحارم إزالة الشعر من الوجه حرام إلا إذا نبت للمرأة لحية أو شوارب، فلا تحرم إزالته بل تستحب. اه.''

(فصل في النظر و اللمس ،ج: ٦، ص:٣٧٣ : سعيد)

''ہدایہ'' میں ہے:

''قال: وتنظر ''المرأة من المرأة إلى ما يجوز للرجل أن ينظر إليه من الرجل لوجود المجانسة وانعدام الشهوة غالبا.''

(الهداية، فصل في الوطء والنظر واللمس ، ج:٤ ، ص: ٣٧٠، ط: دار إحياء التراث العربي)

''درر الحكام شرح غرر الأحكام'' میں ہے:

''(ينظر الرجل إلى الرجل إلا العورة) وهي من تحت سرته إلى تحت ركبته، فالركبة عورة لا السرة، ثم حكم العورة في الركبة أخف منه في الفخذ، وفي الفخذ أخف منه في السوأة، حتى يذكر عليه في كشف الركبة وفي الفخذ يعنف، وفي السوأة يضرب إن أصر (والمرأة للمرأة والرجل كالرجل للرجل) أي نظر المرأة إلى المرأة والرجل كنظر الرجل إلى الرجل حتى يجوز للمرأة أن تنظر منها إلى ما يجوز للرجل أن ينظر إليه من الرجل إذا أمنت الشهوة؛ لأن ما ليس بعورة لايختلف فيه النساء والرجال.''

(فصل عورة الرجل والمرءة،ج:٣، ص:٣١٣، ط: دار إحياء الكتب العربية)

''الاختيار لتعليل المختار'' میں ہے:

''ولا بأس بأن يمس ما يجوز النظر إليه إذا أمن الشهوة.''

(فصل النظر إلى العورة، ج:٤، ص:١٥٥، ط: مطبعة الحلبي - القاهرة)

''البحر الرائق شرح كنز الدقائق'' میں ہے:

''(قوله: وغيره بالغسل ثلاثا وبالعصر في كل مرة) أي غير المرئي من النجاسة يطهر بثلاث غسلات وبالعصر في كل مرة.''

(باب الأنجاس، ج:١، ص:٢٤٩، ط: دار الكتاب الإسلامي)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

''وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات. كذا في المحيط ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر .''

(الفصل الأول في تطهير الأنجاس، ج:١، ص:٤٢، ط: دار الفكر)

''تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق'' میں ہے:

''وبتثليث الجفاف فيما لا ينعصر) أي يطهر بالغسل ثلاث مرات وبالتجفيف في كل مرة فيما لا يمكن عصرهُ كالخزف والآجر والخشب والحديد والجلد المدبوغ بالنجس؛ لأن للتجفيف أثرا في استخراج النجاسة وتفسير التخفيف أن يخليه حتى ينقطع التقاطر ولا يشترط فيه اليبس .''

(باب الأنجاس ، ج:١، ص:٧٦، ط: المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق القاهرة)

''حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح'' میں ہے:

''أما إذا غمسه في ماء جار حتى جرى عليه الماء أو صب عليه ماء كثيرا بحيث يخرج ما أصابه من الماء ويخلفه غيره ثلاثا فقد طهر مطلقا بلا اشتراط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار والمعتبر فيه غلبة الظن هو الصحيح، كما في السراج ولا فرق في ذلك بين بساط وغيره.''

(باب الأنجاس والطهارة منها، ج:١، ص:١٦٢، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

البحر الرائق میں ہے:

''وفي المجتبى معزيا إلى صلاة البقالي أن الحصير تطهر بالمسح كالمرآة والحجر.'' (باب الأنجاس: النجس المرئي يطهر بزوال عينه، ج:١، ص: ٢٥١، ط: دار الكتاب الإسلامي)

درمختار میں ہے:

''وغسل ومسح والجفاف مطهر.'' (كتاب الطهارة، باب الأنجاس ، ج:١، ص: ٣١٥، ط: سعيد)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 1442-16233 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....